بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۳ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۸ صلح ۱۳۵۳ھش ۸ جنوری ۱۹۷۴ء	نمبر ۵

ربوہ میں عید الاضحٰی کی پُر مسرّت و مبارک تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

عید مبارک کی حقیقی مستحق وُہی جماعت ہے جو دین کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہی ہے

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۲ ہجری (مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۳ء) بروز ہفتہ یہاں پر عید الاضحٰی کی بابرکت تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلامی شعار کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق سے منائی گئی۔ احبابِ ربوہ نے اور بہت سے دیگر احمدی احباب نے جو جلسہ سالانہ کے بعد ابھی ربوہ میں مقیم تھے یا تقریبِ عید کے لئے مختلف مقامات سے تشریف لائے تھے مسجدِ اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازِ عید ادا کرنے اور حضور کا بصیرت افروز خطبہ سُننے اور اجتماعی دعا میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں بہت سے ذی استطاعت احباب کو اپنے اپنے گھروں میں جاکر سُنّتِ ابراہیمی کی اتباع میں قربانی کے جانور ذبح کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔

مستورات کی بہت بڑی تعداد بھی بر رعایت پردہ نماز میں شامل ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید میں فرمایا کہ قربانیوں کی یہ عید درحقیقت انہی کی عید ہے جو حقیقی معنوں میں قرآنی شریعت کی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہیں اور غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ چونکہ احمدی احباب کو اپنے فضل سے قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اِس لئے میں آپ سب کو عید مبارک دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی دینی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا کرے اور اسکے نتیجہ میں اپنی مزید نعمتوں اور انعامات کا وارث بنائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازئ طبع کے باوجود وقتِ مقررہ پر یعنی سوا نو بجے صبح بذریعہ موٹر کار مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ نمازِ عید پڑھانے کے بعد حضور نے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:-

یوں تو ہمیشہ سے ہی نوعِ انسانی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل اور مکمل شریعت کے ماتحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تربیت دی جا رہی تھی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل میں آنے والے انبیاء علیہم السلام کے زمانہ سے تربیت کے اِس کام میں شدّت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے بالآخر بنی نوع انسان اِس قابل ہوگئے کہ وہ قرآنی شریعت کے ماتحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں گویا یہ ایک بنیاد تھی جو بعد میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی حتّٰی کہ وہ زمانہ آگیا جبکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں انسانیت کا نچوڑ ظاہر ہوُا اور دنیا خدا تعالیٰ کے حُسن و احسان کے حسین تر جلوے دیکھنے کے قابل ہوگئی جو ہمارے اس زمانہ میں اپنی وسعت کی انتہائی شکل میں اُمور ظاہر ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بنی نوع انسان کو حقیقی معنوں میں امن کی زندگی عطا کرنا اور انہیں روحانی وسعتوں اور رفعتوں کے بلند تر مقام پر پہنچانا یہ ہے وہ ذمہ داری جو اُمّتِ محمدیہ پر عائد کی گئی ہے اور جسے اِس زمانہ میں بطور خاص جماعتِ احمدیہ بشاشت کے ساتھ اپنی تمام تر کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ادا کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا چونکہ جماعتِ احمدیہ قرآنی شریعت کی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے اور غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیاب کوشش کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہی ہے اسلئے درحقیقت یہی وہ جماعت ہے جسے اِس عیدِ قربان کے موقع پر بجا طور پر مبارکباد دی جاسکتی ہے۔ اِس لئے میں آج جماعت کے تمام چھوٹے اور بڑے افراد کو جو دین کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہیں مبارکباد کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس سے بھی بڑھ کر قربانیوں کی توفیق بخشے تاکہ آپ خدا تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں کے وارث ہوں جو ان قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اِس عید سے جو حقیقی برکات وابستہ ہیں خدا کرے کہ وہ سب آپکو ملیں۔ آمین

خطبہ عید کے بعد مسنون طریق کے مطابق حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے بعد بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"انفلوئنزا کی تکلیف میں پہلے کی نسبت کمی ہے اور طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے"

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ صلح۔ کل ۴ صلح بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لاسکے۔ حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن یعنی حج بیت اللہ کی فرضیت و اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ حج کو اسلام نے بعض شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے مثلاً یہ کہ صحت ہو اور سفر کے لئے مالی وسائل موجود ہوں اور راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو وغیرہ۔

آپ نے فرمایا جو لوگ اِس اہم اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں روک ڈالتے ہیں وہ ایک ظلمِ عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ رکاوٹیں محض وقتی اور عارضی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد دُور ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری خواہش کے مطابق مقررہ شرائط کے مطابق اِس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وقفِ جدید کے بقایاجات کے ضمن میں ایک ضروری احتیاط

وقفِ جدید کا سولھواں سال ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء) کو ختم ہوچکا ہے اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا۔ ایسے احباب یا جماعتیں جو مذکورہ سال کا بقایا جنوری کے شروع میں بھجوائیں اُن سے گذارش ہے کہ وضاحت کے ساتھ یہ ذکر کر دیں کہ یہ نئے سال کا چندہ نہیں بلکہ گذشتہ سال کی بقیہ وصولی ہے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۸ ماہ صلح ۱۳۵۳ھش

ایک عظیم الشان بُرہانِ یقینی اور اس کی کرشمہ سازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار مرکزِ سلسلہ میں آکر امامِ وقت سے ملاقات کرنے اور علی الخصوص خدائی اذن کے ماتحت جاری کئے جانے والے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا کسی بُرہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ (بحوالہ کتاب آسمانی فیصلہ)

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ گزشتہ بیاسی سال کے دوران جلسہ سالانہ میں شرکت کے طفیل یہ غرض اِس شان سے پوری ہوتی چلی آرہی ہے کہ غلامانِ مسیح الزّمان علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یقینِ کامل کے زیرِ اثر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا آرہا ہے حتّٰی کہ ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی اِس ترقی پذیر دائمی کیفیت نے ان کے حق میں ایک امتیازی نشان کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ یقین کامل کے زیرِ اثر مسلسل پروان چڑھنے والے ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی ہی یہ کرشمہ سازی ہے کہ وفا شعار و فداکار افرادِ جماعت کیا مرد اور کیا مستورات، کیا بڑے اور کیا چھوٹے، کیا اطفال اور کیا ناصرات سب ہی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دُور و دراز ممالک سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی خاطر جذبۂ بے اختیار کے ماتحت دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں اور ہر سال آتے بھی ہیں پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔ نہ وہ دُنیوی حرجوں کی پرواہ کرتے ہیں نہ مادی لحاظ سے نفع بخش مصروفیتوں کی، نہ کمیٔ مقدرت اُن کے آڑے آتی ہے اور نہ بُعدِ مسافت، نہ حالات کی ناسازگاری اُن کی راہ میں حائل ہوتی ہے اور نہ موسم کی نامساعدت دسمبر کا مہینہ شروع ہوتے ہی انہیں یہ دُھن سوار ہو جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آئیں تو وہ اُڑ کر مرکزِ سلسلہ میں پہنچیں۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہمارے جلسہ سالانہ نے فی ذاتہٖ ایک عظیم الشان بُرہانِ یقینی کی حیثیت اختیار کرلی ہے جس کے زیرِ اثر یقینِ کامل پختہ سے پختہ تر نیز ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا آرہا ہے۔

یُوں تو جلسہ سالانہ کے موقع پر یقین کامل اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کی فزوں سے فزوں تر کیفیت ہر سال ہی دیکھنے میں آتی اور روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرنے کا موجب بنتی ہے لیکن امسال جلسہ سالانہ نے ایک عظیم الشان بُرہانِ یقینی کی حیثیت سے یقین کامل اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی فراوانی کا جو منظر دنیا کے سامنے پیش کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ویسے تو جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہی ایسے ایام میں ہے کہ جب سردی اپنے پورے عروج پر ہوتی ہے لیکن امسال سردی غیر معمولی طور پر زیادہ تھی اور ہفتہ عشرہ پہلے سے ہی پورے پنجاب پر گہری کُہر اور دُھند کی انتہائی دبیز چادر چھائی ہوئی تھی جو دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی غائب ہونے کا نام نہ لیتی تھی اور علی الخصوص نہ صرف رات بھر بلکہ صبح دس بجے تک دُھند کی گہرائی کا یہ عالم ہوتا کہ ہاتھ کو ہاتھ سُوجھائی نہ دیتا، اور ناک اور مُنہ سے سانس کی آمد و شد دُھوئیں کے بادل اُٹھانے کا موجب بن رہی ہوتی۔ زمین اِس طرح گیلی ہوتی کہ گویا رات بھر برسنے والا مینہ اس کا چپہ چپہ سیراب کر گیا ہو۔ خُنکی کا یہ عالم ہوتا کہ رگ و ریشہ میں سرایت کی ہوئی تھرتھری کے زیرِ اثر دانت سے دانت بج رہے ہوتے۔

۲۶ر دسمبر ۱۹۷۳ء کی صبح ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔ کھُلے میدان میں بنی ہُوئی جلسہ گاہ اور اُس کا پُورا ماحول نُور اور نار سے تہی آغوشِ مقامِ خنک بنا ہوا تھا۔ گہری کُہر اور دُھند کے باعث ہر طرف تاریکی پھیلی ہوئی تھی حتّٰی کہ آفتابِ عالمتاب اپنی ہزار تابانیوں کے ساتھ طلوع ہونے اور مطلعِ انوار کو لحظہ بلحظہ وسیع سے وسیع تر کرنے کے باوجود دُھند کی تاریکی میں اِس طرح لپٹا ہوا تھا کہ گویا اُس نے اپنے دمکتے ہوئے چہرے پر موٹے دَل کی انتہائی غف اور دبیز اور وہ بھی سیاہ رنگ کی نقاب ڈالی ہوئی ہو جس میں سے دُھندلی سے دُھندلی روشنی کا چھن کر باہر آنا بھی ممکن نہیں۔ دُھند، کُہر، تاریکی، سردی، رطوبت اور نمی کی اِس فزوں سے فزوں تر کیفیت میں اُس روز سوا نو بجے صبح کھُلے میدان میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمانا تھا۔ عقل کہتی تھی کہ اِس حال میں جلسہ کا افتتاح وقت پر عمل میں نہ آسکے گا۔ اور اگر آیا بھی تو وہ گرمجوشی سے عاری ہوگا۔ لیکن دِل کا فیصلہ یہ تھا کہ محبّتِ الٰہی کا شعلہ اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی گرمی اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے گی۔ عشق و وفا کے پُتلے موسم کی برودت، فضا کی رطوبت، زمین کی نمی اور کُہر کی تاریکی کے باوجود دیوانہ وار جلسہ گاہ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ جب سوا نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دُھند کی تاریکی میں جلسہ گاہ کے اسٹیج پر تشریف لائے تو اسٹیج کے تینوں جانب چند گز فاصلہ کے علاوہ وسیع و عریض جلسہ گاہ کا باقی حصّہ اور دُور بنی ہوئی گیلریاں نظر نہ آتی تھیں۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد جب فضا میں حضور ایدہ اللہ کی وجد آفریں آواز گونجی تو پُوری جلسہ گاہ اور اس کا ماحول نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھا اور احساس ہُوا کہ گہری دُھند میں لپٹی ہوئی جلسہ گاہ عشق و وفا کے پُتلوں یعنی پُر شوق سامعین سے پُر ہے اور شدت کی اِس سردی میں بھی محبّتِ اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی مخفی آگ اور اس کی رُوحانی تپش سے گرمائی ہوئی ہے۔ باقی دو دِنوں میں بھی صبح کا اجلاس ساڑھے نو بجے اِس حال میں ہی شروع ہوتا رہا کہ جلسہ گاہ دُھند کی دبیز چادر میں لپٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جلسہ شروع ہونے کے بعد جوں جوں سُورج اُوپر آتا اور اُس کی ہر آن بڑھتی ہوئی چمک اور تمازت کے زیرِ اثر دُھند کی دبیز چادر پھٹنی شروع ہوئی اور سُورج کی روشنی چھن چھن کر جلسہ گاہ پر پڑتی تو حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی نم آلود کسیر اور گیلی گیلریاں سوزِ عشق میں تپاں انسانوں سے اَٹی ہوئی نظر آتیں۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا یہ عالم رُوحوں پر وجد کی کیفیت طاری کئے بغیر نہ رہتا۔ انتہائی گہری دُھند اور شدید سردی کے باوجود آخری حصۂ شب میں مسجد مبارک میں باجماعت نمازِ تہجد کے دوران بھی یہی رُوح پرور منظر نظر آتا۔

الغرض امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک ایسی عظیم الشان علمی بُرہانِ یقینی سوا لاکھ سے اُوپر غلامانِ محمدؐ اور غلامانِ مسیح موعودؑ کے مشاہدہ میں آئی کہ جو یقینِ کامل کے زیرِ اثر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کو اوجِ کمال پر پہنچانے کا موجب بنی۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو انتہائی شدید سردی کرۂ زمہریر کی خنک و سرد ہوا اور تہ در تہ دُھند اور کُہر بھی رحمت بن کر آئی جس نے شمعِ اسلام و احمدیت کے پروانوں میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو دنیا پر ایک نئے اور نرالے رنگ میں آشکار کرکے ثابت کر دکھایا کہ جس غرض کے پیشِ نظر یہ مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ بہ اذنِ الٰہی جاری کیا گیا تھا وہ بیاسی سال سے نہایت شان سے پُوری ہوتی چلی آرہی ہے اور پوری بھی ہوتی ہے ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ٭

قطعہ

جہانِ عشق میں صبر و شکیب کیا معنی؟
مجالِ ضبط ہے کیا! تابِ انتظار کہاں
تمہاری دید ہی اب ہے قرارِ دیدہ و دِل
نہ ہو اگر یہ میسّر تو پھر قرار کہاں

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں سورۂ کہف پر ایک نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری ـــــ ربوہ

(۲)

دوسری خصوصیت اور دوسری پیشگوئی

قَیِّمًا - قرآن کی یہ دوسری خصوصیت ہے جو ایک اور پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ قرآن حکیم کی شان محض اتنی نہیں کہ وہ اعوجاج سے پاک ہے بلکہ اس کی ایک عظیم الشان خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ کتاب اقوامِ عالم کے لئے شاہراہ ترقی ہے اور اس میں اخلاق اور روحانیات کے عطر جمیر سے پوری دنیا کی تہذیب و تمدن کے لئے وہ بنیادی اصول مندرج ہیں جن سے امن عالم کا قیام وابستہ ہے۔ فِیْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینہ) یہ کتاب مذاہبِ عالم کے لئے ان کی اصل دینی تعلیم کا معیاری کورس ہے جس کی ڈگری حاصل کرنے سے ان مذاہب کی سائنٹیفک اصول پر جانچ پڑتال اور تحقیق و تنقید کی جا سکتی ہے بلکہ کی جا رہی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اس وقت ایک مذہبی جماعت قرآنی علوم سے بہرہ ور ہو کر دنیا میں نکل کھڑی ہوئی ہے اور حسب پیشگوئی بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ قرآن مجید اٹھائے تمام مذاہب عالم کو جھنجھوڑ رہی ہے اور انہیں اپنے مذاہب کی صحیح تعلیم کی راہنمائی کرتے ہوئے اور ان کو اپنے مذاہب کے اصل حقائق کی طرف توجہ دلا کر نہایت امن و سکون سے طبائع میں انقلاب پیدا کر رہی ہے جس کی مساعی جمیلہ اور حسن کارکردگی اور کامیابی کی تصدیقی شہادت کے لئے ایک طرف تو دانشورانِ ملک و ملت کی زبانوں سے تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور دوسری طرف اسلام کے پُرامن انقلاب کو برداشت نہ کرنے والی طبائع میں ایک قسم کی مایوسی اور دلوں میں رعب پیدا ہو رہا ہے۔ اور سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ کی پیشگوئی کا نظارہ آنکھوں کے سامنے نمایاں ہے۔ چنانچہ لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان آف کورٹ نے پادریوں کی ایک خاص کانفرنس میں جو ۱۸۹۴ء میں لندن میں منعقد ہوئی تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرہ میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ پرانی بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمد کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد کو پھر وہی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(The official reports of the Missionary conference of the Anglican communion 1894 page 64

(۲) ہالینڈ کا ایک مشہور اخبار "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" لکھتا ہے:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے بیزار ہو رہا ہے۔ ۔ ۔ ۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں۔ ۔ ۔ جس کا سب سے طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے۔"

A pathetic funeral Tirathus

(۳) سوئٹزرلینڈ کے اخبار (Freidenker) میں ایک مقالہ شائع ہوا جس میں مقالہ نویس عیسائیت کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جہاں تک کلیسیا کا تعلق ہے وہ گوناگوں مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے اور ان پریشانیوں کے دور ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ اس پر مستزاد یہ کہ سابقہ پریشانیوں کا برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ان نئی پریشانیوں میں سے ایک اسلام ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اس زمانہ کا حملہ آور اسلام ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج اسلام جن ہتھیاروں سے حملہ آور ہے وہ سابقہ ہتھیاروں کی نسبت بہت نازک ہیں لیکن اثر کے لحاظ سے تلواروں سے کسی طرح کم نہیں۔ ہمارے زمانہ میں اسلام کا حملہ تبلیغی مشنوں کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جن کی پیشقدمی بالخصوص افریقہ اور ایشیا میں کچھ ایسی نوعیت کی ہے کہ اسے روکنا آسان نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ وہ دوسری طرف یکبستہ دیوار کی طرح عیسائی یورپ کے قلب کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے وہ اس طرح کہ یہاں خود ہمارے درمیان اس کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ کلیسیا اس صورت حال سے بہت پریشان اور اسے اپنے لئے ایک چیلنج تصور کرتا ہے۔"

(۴) محترم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم اے ایل ایل پی ایچ ڈی لاہور اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"تحریک احمدیہ کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو الحاد [illegible] میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک نئی لہر محسوس کرتے ہوئے اعلان کر رہے ہیں کہ یہ چودھویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بیداری کا آغاز ہے۔" (رسالہ استقلال لاہور ص)

تیسری خصوصیت اور تیسری پیشگوئی

لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ - اقوامِ عالم کو انذار یعنی پند و نصائح مصالح و حکم اور حجج و بینات کے محکم علمی اور روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر متنبہ بیدار کرنے کی صلاحیت بھی صرف اس مذہبی کتاب کو ہو سکتی ہے جس کی تعلیم اعلیٰ و اکمل اور نقائص و رذائل سے پاک و صاف ہو۔ اس معیار پر بھی آپ دنیا کی تمام مذہبی کتب میں سے صرف قرآن مجید ہی کو پورا اترتا ہوا پائیں گے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے تمام دنیا کو چیلنج دے کر متنبہ و بیدار کیا ہے کہ اگر تم امن عالم چاہتے ہو تو میری تعلیم کو اپنا کر لواء احمدیت کے نیچے پناہ لو تب اس عالمگیر عذاب سے بچ سکتے ہو جس کے متعلق پہلی سورۃ میں سورۃ بنی اسرائیل میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ

وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا - آیت ۵۹

اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کر دیں گے یا ایسے سخت عذاب نہ دیں گے۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

پس اس عذاب سے وہی بچ سکیں گے جو اس کتاب کے ساتھ وابستہ ہوں گے انہی کے متعلق اگلی آیت میں بشارت ہے

چوتھی پیشگوئی

وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا

یعنی وہ مومن اس عذاب سے محفوظ ہوں گے جنہوں نے موعود اقوام عالم کیا فقط وابستہ ہو کر عہد حاضر کے مناسب حال دینی خدمات کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہو گا وہ نہ صرف یہ کہ عذاب سے محفوظ ہوں گے بلکہ ان کے نصیب حال بڑی بڑی ترقیاں ہوں گی جن پہ فائز ہو کر تعداد میں اقلیت کے باوجود اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں لہرا دیں گے اور انہیں کے ہاتھوں دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گا۔ تہذیب مغربیہ مٹ جائے گی۔ اس کی جگہ دنیا اسلامی تہذیب لے کر اپنی معطر فضا سے صفحۂ عالم پر جنت کا نمونہ پیش کرے گی۔

پانچویں پیشگوئی

وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا - وہ دجالی اقوام جن کے سحر سے مسحور ہو کر مشرق اور مغرب میں بسنے والی قومیں اس تہذیب مغرب کے ملمع شدہ سراب کو آب حیات سمجھ کر اسکے پیچھے بھی جا رہی ہیں۔ وہ یہ قومیں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہوں نے مذہب تثلیث شرک و کفر کے شجرۂ خبیثہ کو اپنی دنیوی سطوت و اقتدار کے بل بوتے پر دنیا میں پھیلا کر فضائے ارضی کو جہنم کدہ بنا رکھا ہے اُن کو بھی وارننگ دے کر اب تمہارا دورِ اقتدار ختم ہے۔ موعود اقوام عالم۔ شہزادہ امن کی فوجیں اسلامی توحید کے زبردست روحانی اسلحہ سے لیس ہو کر دنیا میں نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ جس طرح اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے دور میں جن قوموں نے اسلام کے جھنڈے تلے پناہ لے لی زندگیاں ان کی تھیں وہی پھیلیں پھولیں اور فتحیاب ہوئیں اور جو مقابل پر آئیں اللہ کے غضب الٰہی کا کوڑا برسا اور عذاب الٰہی سے بچ نہ سکیں اسی طرح اب بھی یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور ہے پچھلی تاریخ کو دہرائیگا اور دنیا وہ نظارے دیکھیگی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں آ سکتے ہونگے غلبۂ اسلام کے لئے طلوع شمس ہو چکا ہے۔ عیسائیت پگھل جائے گی طلوع الشمس من المغرب کی پیشگوئی آنکھوں کے سامنے نمودار ہو گئی ہے جس کا ایک حد تک آج دنیا مشاہدہ کر رہی ہے اور دانشوران اقوام کی زبانوں سے بھی اس کی تصدیقی شہادت میں نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ چنانچہ

(۱) مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم "ہاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ وقت آ گیا ایک یوم الفصل تھا جس کا آفتاب طلوع ہو گیا۔ پرانی پیشگوئیوں میں کہا گیا تھا کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ہے اور توبہ کا دروازہ (کہ فقط مایۂ امید ما بدبختان عالم بود) روز بروز ہم پر بند ہو رہا ہے۔ پس وقت آ گیا ہے جس کو اٹھنا ہے اٹھے۔ جس کو چلنا ہے چلے۔ اور جس کو اپنے روتے ہوئے خدا سے صلح کر لینی ہے کر لے کیونکہ ساعت آخری۔ نتائج سامنے مہلت قلیل اور فرصت قلیل ہے۔"

(الہلال کلکتہ ص ۲۵۶)

(۲) رچرڈ گاٹیپ Ri[illegible] کے اپنی امریکی ماہنامہ "دی پلین ٹرتھ" میں مغربی معاشرہ کے عبرتناک انجام کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"آج مغربی معاشرے اور ماضی کی تباہ شدہ تہذیبوں میں بہت سی چونکا دینے والی مماثلتیں پیدا ہو چکی ہیں یہ تہذیبیں پھیلیں پھولیں۔ حتیٰ کہ مردہ ہو گئیں اور پژمردگی نے انہیں آ گھیرا اور آخر کار موت کی بے رحم آغوش میں جا سوئیں .... بہت کم لوگ ہیں جنکی ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جنہیں اس امر کا احساس ہے کہ امریکہ اور برطانیہ خارجہ اور بیکار اوقات کی بہتات کے چنگل میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے کہ زندگی اس ڈھب پہ گذارو اور عیش کرو لیکن جب کوئی قوم عیش کوشی میں غرق ہو جاتی ہے تو پھر خاتمہ اور موت پہنچنے کے مراحل طے کرنے کا وقت آ پہنچتا ہے"

(دی پلین ٹرتھ بابت مئی ۱۹۷۱ء ص ۱)

(۳) صدر امریکہ مسٹر نکسن کا اعتراف تہذیب مغرب کی تباہی کے متعلق بھی سن لیجئے فرماتے ہیں۔

"ریاست ہائے متحدہ تو بانحطاط ہے۔ ایسا انحطاط جس کا انجام تہذیب و ثقافت کی مکمل تباہی کی صورت میں نکل سکتا ہے"

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۸ جولائی ۱۹۷۱ء)

(۴) مشہور انگریز مصنف V. Gordon (childe) اپنی تصنیف What happened in History) میں لکھتا ہے:۔

"میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ یورپ کے معاہدے۔ یورپ کی دفاعی تدابیر یورپ کا سیاسی اتحاد اور بین الاقوامی پارلیمنٹ یا حکومت کی تجویز۔ اور دوسری تمام تدابیر ناکام اور بے سود رہیں گی اور اس کی بنیادوں پر خدا کے تصور اور اخلاقی قدروں کو جگہ نہ دی گئی جہاں ملکی امن کے لئے بہت سے نسخے آزمائے گئے ہیں وہاں مذہب کا یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھ لینا چاہیئے۔ اگر اسکے لئے کوئی تیار ہو تو میں مشورہ دوں گا کہ وہ اس سلسلہ میں قرآن کو ہرگز نظر انداز نہ کرے کیونکہ اس کی رہنمائی اس اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں دے سکتی"

(بحوالہ الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء ص ۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی سرزمین یورپ میں جا کر اس قرآنی انذار کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری عالمگیر جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دو جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی ..... آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہیگا"

نیز آپ نے فرمایا:۔

"تیسری عالمگیر تباہی کا انجام اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اسکے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہو گا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ)

ہاں سن لو یہ بدلا کہ رشی بھی اس انقلاب عالم کی اپنے وقت میں خبر دے گئے تھے۔ کیونکہ انہی کے ملک میں یہ انقلاب پیدا کرنے والا مبعوث ہونے والا تھا۔ چنانچہ اتھرو وید میں ہے

"احمد نے تبلیغ کی اور دنیا نے دیکھا کہ پھل دار درخت کی طرح ملک نے آپ کی محنت کی داد دی۔ احمد کامیاب ہوا اور مخالف قضاء کی قینچی سے کاٹ ڈالے گئے"

(اتھرو وید کانڈ ۲۰۔ سوکت ۱۲۷ منتر ۱ تا ۱۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اس انقلاب کے متعلق قیام مکہ معظمہ کے دوران عالم رؤیا میں ایک نظارہ دکھایا گیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک جگہ میں ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی پیدا ہوتی ہے اتنے میں ایک دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھا گیا ہے اس کے بعد آواز بلند کسی نے کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔"

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء ص ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشہور کشف بھی پڑھیئے جو اسی آیت قرآنی کی عملی تفسیر ہے جسے حضور نے رسالہ فتح اسلام میں تحریر فرمایا۔

"میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں میں آسمان سے اترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام ص ۱۷-۱۸ حاشیہ)

(باقی)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ بچوں کا واحد تربیتی اور دینی رسالہ ہے۔

بچوں کو چاہیئے کہ اسکے خریدار بنکر اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت سالانہ چھ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اگست ۱۹۷۳ء تا ۳۰ر نومبر ۱۹۷۳ء

نوٹ:۔ احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ؛

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔	مکرم شیخ رشید احمد صاحب جھنگ صدر	۱۵-۰۰	روپے
۲۔	" سید عبدالحی صاحب "	۲۰-۰۰	"
۳۔	محترمہ امۃ العزیز صاحبہ "	۲۷-۰۰	"
۴۔	" فرحت عبدالحلیم صاحبہ "	۱۰-۰۰	"
۵۔	مکرم مرزا محمد عثمان صاحب باب الابواب ربوہ	۱۰-۰۰	"
۶۔	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر۔	۸۵-۷۵	"
۷۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم راولپنڈی	۱۰-۰۰	"
۸۔	مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین	۴۱-۴۰	"
۹۔	" میجر منظور الحسن صاحب بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ	۱۰۰-۰۰	"
۱۰۔	" شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ سرگودھا	۷۰-۰۰	"
۱۱۔	محترمہ عقیلہ جمال صاحبہ اہلیہ جمال طیب صاحب سرگودھا	۱۰-۰۰	"
۱۲۔	مکرم ظفر احمد خان صاحب ایم۔اے "	۳۰-۰۰	"
۱۳۔	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر میجر منیر احمد صاحب خالد "	۱۰-۰۰	"
۱۴۔	" نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب "	۱۰-۰۰	"
۱۵۔	مکرم شفیق احمد خان صاحب راولپنڈی	۲۵-۰۰	"
۱۶۔	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب راولپنڈی	۲۵-۰۰	"
۱۷۔	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب "	۲۵-۰۰	"
۱۸۔	" ڈاکٹر شریف احمد صاحب "	۱۰-۰۰	"
۱۹۔	محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن محمود احمد صاحب "	۲۰-۰۰	"
۲۰۔	مکرم صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب صاحب "	۱۰-۰۰	"
۲۱۔	محترمہ بیگم صاحبہ فضل احمد صاحب افضلی "	۱۰-۰۰	"
۲۲۔	" بیگم صاحبہ رحمت اللہ صاحب باجوہ "	۱۰۰-۰۰	"
۲۳۔	" " " عزیز احمد صاحب " "	۵۰-۰۰	"
۲۴۔	" " " اخوند فیاض احمد صاحب "	۳۵-۰۰	"
۲۵۔	مکرم اقبال احمد صاحب حیدر آباد ملتان	۲۰-۰۰	"
۲۶۔	محترمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ راولپنڈی	۱۰-۰۰	"
۲۷۔	مکرم کیپٹن ظفر علی صاحب اوکاڑہ	۴۰-۰۰	"
۲۸۔	" شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان "	۱۵-۰۰	"
۲۹۔	" چوہدری عنایت اللہ صاحب "	۱۳-۰۰	"
۳۰۔	محترمہ امۃ العزیز صاحبہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔	۱۰-۰۰	"
۳۱۔	مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ	۱۰-۰۰	"
۳۲۔	لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۶۰-۶۲	"
۳۳۔	لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۹۵-۴۰	"
۳۴۔	لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۳۶-۷۵	"
۳۵۔	لجنہ اماء اللہ اسلام آباد	۲۶-۸۰	"
۳۶۔	محترمہ جمیلہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ سلیمان احمد صاحب طاہر کراچی۔	۵۰-۰۰	"
۳۷۔	مکرم عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی	۶۰-۰۰	"
۳۸۔	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بیدادپور	۹-۲۳	"
۳۹۔	" ملک شفیق احمد صاحب گلبرگ لاہور	۱۰-۰۰	"
۴۰۔	مکرم مہتمم صاحب مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۴۶-۰۰	روپے
۴۱۔	" چوہدری امان اللہ صاحب سیال جوڑہ	۵۰-۰۰	"
۴۲۔	" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بشیر آباد	۲۰-۰۰	"
۴۳۔	محترمہ والدہ صاحبہ کیپٹن ملک محمد یوسف صاحب اسلام آباد	۲۰-۰۰	"

نتیجہ ضمنی امتحان فضل عمر درس القرآن کلاس

مورخہ ۲۵ر دسمبر بروز منگل ضمنی امتحان فضل عمر درس القرآن لیا گیا جس میں سات طالبات نے حصہ لیا جو سب کامیاب قرار دی گئیں۔ ذیل میں نتیجہ درج کیا جاتا ہے:۔

۱۔	مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ زوجہ عبدالمنان صاحب جہلم۔	۲۰۰/۱۱۱
۲۔	" ناصرہ ظفر صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۱۰۹
۳۔	" ملیحہ صاحبہ سرگودھا	۱۴۰
۴۔	" قدسیہ افضل صاحبہ دارالرحمت غربی الف ربوہ	۱۲۲
۵۔	" عارفہ ربانی صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ	۱۲۶
۶۔	" بشریٰ ربانی صاحبہ " " "	۱۰۹
۷۔	" مبشرہ ربانی صاحبہ " " "	۱۰۷

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ تعلیم القرآن)

اعلان دارالقضاء

مکرم شیخ عبدالخالق صاحب محلہ دارالصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ زوجہ شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ ۲/۱ رقبہ چار کنال واقع محلہ دارالصدر شمالی بحصہ مساوی مشترکہ طور پر محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مرحومہ اور میجر عارف زمان صاحب کے نام الاٹ ہے۔ یکں نے والدہ مرحومہ کی ۲/۱ کنال زمین بیچ کو کٹھی سے اپنا حصہ نقدی کی صورت میں وصول کر لیا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والدہ صاحبہ مرحومہ کا نصف حصہ اس طور پر مندرجہ ذیل وارثان میں مشترکہ طور پر منتقل کر دیا جائے کہ نصف میری پانچ بہنوں (۱) محمودہ ثروت صاحبہ (۲) رشیدہ ثروت صاحبہ (۳) جمیلہ ثروت صاحبہ۔ (۴) لئیقہ ثروت صاحبہ۔ (۵) نصرت تنویر صاحبہ اور نصف میرے بھائی شیخ عبدالرشید صاحب ظفر کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

تقریب شادی و دعوت ولیمہ

عزیزم مکرم محمد جلال صاحب شمس شاہد مربی انچارج ضلع حیدر آباد (سندھ) کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے حق مہر کے عوض عزیزہ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب کھوکھر کے ساتھ قرار پایا تھا۔ نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم میرپور خاص نے محمد آباد اسٹیٹ میں ۱۹ر فتح (دسمبر) کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ اللہم آمین۔

(خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ)

درخواست دُعا

میری عزیزہ بیٹی عابدہ پروین بہت سخت بیمار ہے۔ حالت نازک ہے جس کی وجہ سے سب گھر میں پریشانی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ مولا کریم اپنا فضل و رحم فرما کر عزیزہ بچی کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(سید عبید اللہ۔ چک جھمرہ ضلع لائلپور)

خالد کو ضرورت ہے

★ آپ کے ادبی شاہ پاروں کی ★ علمی و تاریخی مقالوں کی ★ بلند پایہ نظموں کی ★ بے لاگ تبصروں کی اور مفید مشوروں کی ؎

(مینیجر خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم انعامی انصار اللہ

مرکز کے فیصلہ کے مطابق مجلس انصار اللہ کی کارکردگی کے لحاظ سے دس نمایاں مجالس انصار اللہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس مارٹن روڈ کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم مولوی عبد المجید صاحب کو ایک سال کے لئے علم انعامی انصار اللہ مرحمت فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

مجالس کی ترتیب وار فہرست یہ ہے:۔

درجہ	نام مجلس	نام زعماء اعلیٰ / زعماء
اول	مارٹن روڈ کراچی	مکرم مولوی عبد المجید صاحب (عَلمِ انعامی کی مستحق مجلس)
دوم	لائل پور شہر	" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیمہ
سوم	حسن پور چک ۱۲۱ ج۔ب ضلع لائلپور	" چوہدری عبد السمیع صاحب حسنی
چہارم	ربوہ	" مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
پنجم	جھنگ صدر	" چوہدری سراجدین صاحب
ششم	ناظم آباد کراچی	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی
ہفتم	کوئٹہ	" میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے
ہشتم	واربرٹن ضلع شیخوپورہ	" ڈاکٹر سید سعید احمد شاہ صاحب
نہم	کراچی صدر	" سید سعید خالد صاحب
دہم	پشاور	" میاں عبد الرشید صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خلافت جوبلی علم انعامی کا اعزاز مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کو حاصل ہوا

مورخہ ۲۷ رفتح / دسمبر ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس خدام الاحمدیہ میں سے سال ۱۳۵۱، ۵۲ہش/۱۹۷۲، ۷۳ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس سوسائٹی کراچی کے قائد مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے خلافت جوبلی علم انعامی عطا فرمایا۔ اسی طرح حسن کارکردگی کے لحاظ سے دوم اور سوم آنے والی مجالس کے قائدین مکرم میاں مبارک احمد صاحب قائد مجلس لائل پور اور مکرم ایم اسلم امتیاز صاحب قائد مجلس مارٹن روڈ کراچی کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور سب مجالس میں مسابقت کی روح تیز سے تیز تر کرے۔ آمین

سال ۱۳۵۱، ۵۲ہش/۱۹۷۲، ۷۳ء میں کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشنیں حاصل کرنے والی مجالس کی فہرست بغرض دعا درج ذیل ہے:۔

(۱) سوسائٹی کراچی۔ (۲) لائل پور شہر۔ (۳) مارٹن روڈ کراچی۔ (۴) ربوہ۔ (۵) مغل پورہ لاہور۔ (۶) ماڈل ٹاؤن لاہور۔ (۷) ڈرگ روڈ کراچی۔ (۸) انور آباد ضلع لاڑکانہ (۹) سیالکوٹ شہر۔ (۱۰) محمود آباد فارم۔

ضروری تصحیح الفضل مورخہ ۲۹ رفتح / دسمبر ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء میں خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس کا نام سوسائٹی کراچی کے بجائے غلطی سے مارٹن روڈ کراچی درج ہوگیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مکرم لطف المنان صاحب ابن محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم لطف المنان صاحب ابن محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا ۲۴-۲۵ دسمبر کی درمیانی شب کو لاہور میں بعمر ۴۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۶۶

وقف جدید کا سولہواں ۱۶ سال ختم ہوگیا

"وقف جدید" کا سولہواں سال ۳۱ ۱۲ / ۷۳/۵۲ کو ختم ہو چکا ہے۔ اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا۔ اس لئے احباب جماعت بالخصوص متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنا اور اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا چندہ وقف جدید ۱۹۷۳ء (بالغان و اطفال) سونی صدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ بصورت دیگر فوری طور پر مذکورہ رقوم سال ۷۳ء کی تخصیص کے ساتھ داخل خزانہ صدر انجمن کرا کر دفتر ہذا کو بالغان و اطفال کی تخصیص اور اسم وار تفصیل سے مطلع فرما دیا جائے۔

نیز نئے سال ۱۹۷۴ء کا چندہ جمع کراتے وقت بھی براہ مہربانی سال کی تخصیص ضرور فرمائی جائے۔ تا کہ ہر دو سال کے حسابات خلط ملط نہ ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

نیا سال — مبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ پر ایک عظیم عزم اور ایک عظیم تحریک کا آغاز فرمایا ہے۔ ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت امامت و قیادت میں حضور کے نقشِ قدم پر گامزن ہونا ہے تا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارتوں کے وارث بنیں۔ اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے تمام اراکین مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس امر کی تکمیل کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ اور ایک نئے عزم اور نئے ولولہ کے ساتھ قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اس سال مجلس انصار اللہ کے بجٹ کو معیّنہ مدت کے اندر پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ مبارکہ بیگم بی۔ اے بنت مکرم شیخ عبد الرشید صاحب شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور (سندھ) کا نکاح عزیزم عبد القیوم صاحب بھٹی ایم۔ ایس۔ سی لیکچرار گورنمنٹ کالج شکارپور ابن چوہدری عبد الکریم صاحب بھٹی جیکب آباد (سندھ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر اور عزیزم مبارک احمد صاحب شرما بی۔ اے ابن شیخ عبد الرشید صاحب شرما شکارپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ غزالہ قمر صاحبہ بنت خواجہ عبد الحی صاحب صابر ربوہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء بعد از نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرما دے۔ آمین

(حکیم فقیر احمد خان زعیم انصار اللہ شکارپور)

گمشدہ بالی

سونے کی ایک گمشدہ بالی ملی ہے جس کی نشانی بتا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔

مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۶۶۔ مرحوم ادمنی لیس مرد لاہور میں ٹیکسٹ بیورو آفیسر تھے۔ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار تھے۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن آخر یہی مرض جان لیوا ثابت ہوا۔ جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا ۲۵ دسمبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چار بچے اپنی یادگار چھوڑے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور بلند درجات عنایت فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳